فون نمبر ۹۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم رشنبہ

فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ ”

سہ ماہی ۷ ”

خطبہ نمبر ۵ ”

بیرون پاکستان

سالانہ ۴۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۲ تبوک ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۲ء بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی تاہم رات کو نیند اچھی آگئی اس وقت طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان کسی دعا میں اپنے منشاء کے موافق ناکام رہے تو خدا پر بدظن نہ ہو

اس کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراحِ صدر سے راضی ہو جاوے

”میں نے کئی بار اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اور پھر مختصر طور پر سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ دوستوں میں ایک سلسلہ تبادلہ کا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے بندہ میں بھی اسی رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبادلہ یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بندے کی ہزارہا دعاؤں کو سنتا اور مانتا ہے اس کے عیبوں پر پردہ پوشی کرتا ہے باوجودیکہ وہ ایک ذلیل ہستی ہے لیکن اس پر فضل و رحم کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا حق ہے کہ یہ خدا کی بھی مان لے یعنی اگر کسی دعا میں اپنے منشا اور مراد کے موافق ناکام رہے تو خدا پر بدظن نہ ہو بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جاوے اور سمجھ لے کہ میرا مولیٰ یہی چاہتا ہے۔“

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ ستمبر کل حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت بہتر رہی۔ البتہ کمزوری زیادہ ہونے کی وجہ سے کچھ بے چینی کی تکلیف تھی۔ آج صبح بھی طبیعت بہتر ہے۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب روزانہ دو تین مرتبہ آپ کو دیکھتے ہیں۔ احباب محترم شاہ صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مسجد مبارک میں درس القرآن

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نخلہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں اور ۲۳ ستمبر بروز اتوار سے باقاعدہ مسجد مبارک میں درس القرآن شروع کردیں گے احباب کو چاہیئے حسب سابق استفادہ کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ میں مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھ دی گئی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

امیر جماعت احمدیہ کلکتہ (بھارت) تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ کلکتہ میں ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء کو صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہٗ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے ہاتھ سے مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی اور اس مبارک تقریب پر دعا کے علاوہ برکت کے خیال سے بکرے بھی ذبح کئے گئے۔ تار میں امیر صاحب جماعت کلکتہ نے تمام جماعت احمدیہ سے اس مسجد کی تکمیل اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ سو تمام بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ کلکتہ کی یہ مسجد خدائے واحد کی پرستش کا ایک مضبوط قلعہ بن جائے اور جماعت کلکتہ کے لئے خصوصاً اور اہل بھارت کے لئے عموماً ہدایت اور برکت اور ترقی کا موجب ہو۔

اٰمین یا ارحم الراحمین

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸/۹/۶۲

عزیز نصیر احمد خاں کیلئے دعا کی تحریک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عزیز نصیر احمد خاں ایم۔ ایس سی جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پروفیسر ہیں اور بڑے اخلاص اور محنت سے کام کرنے والے ہیں اور خود مخلص ہونے کے علاوہ ایک مخلص باپ کے بیٹے ہیں وہ مزید تعلیم کے لئے ڈرہم یونیورسٹی انگلستان میں داخلہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ نیوکلیر فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کے معیار کی تعلیم حاصل کریں گے احباب جماعت دعا کریں کہ خیریت کے ساتھ جائیں کامیابی کے ساتھ تعلیم حاصل کریں۔ اور واپس آکر تعلیم الاسلام کالج اور اسلام اور احمدیت کی بیش از بیش خدمت بجا لائیں اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں کامیابی عطا کرے۔ آمین

والسلام مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸/۹/۶۲

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۲ء

اسلام کا معیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مودودی صاحب نے موچی دروازہ کے مشہور میدان میں چند روز ہوئے ایک تقریر فرمائی ہے جس میں آپ نے چھ نکات کا اعلان فرمایا ہے۔ پہلا نکتہ بموجب روزنامہ کوہستان حسب ذیل ہے:۔

"آپ نے ملت پاکستان کی اصلاح و استحکام کے لئے سب سے زیادہ اہم اس بات کو قرار دیا کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ پاکستان کا نظام زندگی اسلام پر چلنا ہے اور اصلی اسلام وہی ہے جو قرآن و سنت سے ثابت ہے۔"

(کوہستان مورخہ ۱۶/۹/۶۲)

سنا ہے کہ آپ نے آخری فقرہ کی تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ پرویزی یا قادیانی (؟) اسلام نہیں! ۔ ہم پرویز صاحب کے متعلق تو کچھ نہیں کہتے البتہ احمدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور وہ قرآن و سنت کے مطابق ہے اسی طرح اسلام کے تمام مختلف فرقے اپنے اسلام کو ہی حقیقی اسلام کہتے اور اس کو قرآن و سنت کے مطابق مانتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں مودودی صاحب کے پاس وہ کونسی کسوٹی ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اصلی اسلام کون سا ہے؟ ہمیں یقین ہے اور ہر معقول آدمی کو یقین ہونا چاہیئے کہ کم از کم مودودی صاحب کوئی ایسی کسوٹی پیش نہیں کر سکتے جس پر کس کر یہ معلوم کیا جا سکے کہ اصلی اسلام جو قرآن و سنت کے مطابق ہے یہ ہے مودودی صاحب نے پرویز اور قادیانیوں کا ذکر جو کیا ہے وہ ان کی ذہنی بیماری احساس کمتری پر دال ہے کیونکہ اس وقت بھی اور ہمیشہ سے جو دو فرقے قرآن و سنت کی بالکل ایک دوسرے سے متضاد تعبیر کرتے ہیں وہ شیعہ اور سنی ہیں۔ ہمارا شبہ ہے کہ مودودی صاحب اپنے آپ کو سنی سمجھتے ہیں اگرچہ فی الحقیقت ان کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں تاہم اگر ان کو ذکر کرنا چاہیئے تھا تو سنیوں کے مقابلہ میں شیعوں کا کرنا چاہیئے تھا جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے وہ اگرچہ کسی امام کے مقلد نہیں اور ہر امام کی بہترین توجیہہ کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں تاہم فقہی لحاظ سے وہ امام اعظم رح کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہم پرویز صاحب کے متعلق اس بارے میں کچھ نہیں کہتے مگر مودودی صاحب بتائیں کہ پاکستان کے دو بڑے فرقے شیعہ اور سنی قرآن و سنت کے متعلق کہاں تک مشترک الخیال ہیں۔

دوسرے لفظوں میں مودودی صاحب بتائیں کہ وہ کون اسلام ہے جو قرآن و سنت کے مطابق بھی ہے اور شیعہ اور سنیوں کی متضاد تعبیرات کا بھی متحمل ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب نے جو یہ پہلا نکتہ پیش کیا ہے وہ سوائے انتخابی سٹنٹ کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا یعنی یہ صرف مودودی صاحب کا انتخابی سٹنٹ ہے۔ چنانچہ آپ نے گزشتہ انتخابات کے سر پر "ختم نبوت" کا رسالہ نہایت غلط باتوں پر مبنی اسی غرض سے شائع فرمایا تھا تاکہ ووٹروں کو فریب دیا جائے کہ "اصلی" اور "وڈا" اسلام صرف مودودیوں کے پاس ہے۔

اور حقیقت بھی یہ ہے کہ مودودی صاحب صرف اپنے اسلام ہی کو جو در اصل کوئی اسلام ہی نہیں "اصلی اور وڈا اسلام" سمجھتے ہیں۔ حالانکہ آپ کا استدلال معقولیت نما تو ہوتا ہے مگر حقیقت میں سخت غیر معقول ہوتا ہے اور نہ کوئی وہ اپنے اسلام کے لئے سند ہی پیش کر سکتے ہیں اور سند پیش بھی کس طرح کر سکیں جب کہ وہ عملاً اس بات کے منکر ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

اور آپ حدیث مجددین کے مقابلہ میں اپنی تکوینی غیر معقول عقل کو ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ مخبر صادق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر زبردست پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے کہ

ان اللہ یبعث علی رأس
کل مئۃ سنۃ من
یجدد لھا دینھا۔

یعنی یقیناً اللہ تعالےٰ ہر سو سال کے سر پر مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو امت محمدیہ کے لئے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔

اس سے ثابت ہے کہ قرآن و سنت کی صحیح تعبیر معلوم کرنے کی کسوٹی یہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دی ہے یعنی ہر زمانہ میں اسلام کی وہ تعبیر صحیح ہوگی جو مجدد وقت اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں کیا کرے گا۔

کیا مودودی صاحب کو قرآن و سنت کی اپنی تعبیر کے لئے ایسا دعوےٰ ہے؟ کیا وہ مجدد وقت ہیں؟ کیا اسلام کے کسی فرقہ کو آج یہ دعوےٰ ہے کہ وہ "مجدد وقت" کے ساتھ ہے؟

صاف لفظوں میں کیا کوئی فرقہ چودھویں صدی کے مجدد کی نشانہ ہی کر سکتا ہے اور بتا سکتا ہے کہ وہ اس کا پیرو ہے۔

اسلام کی تاریخ کو دیکھئے ہر زمانے میں آپ مینار روشنی کی طرح مجددین کو کھڑا دیکھیں گے جنہوں نے اپنے اپنے زمانہ کے مطابق قرآن و سنت کی تعبیر اپنی قول و فعل سے کی ہے مگر خود ساختہ مصلحین بھی مودودی صاحب وغیرہ اس روشنی کو اپنی عقلی ڈھکوں کے گرد وغبار سے ڈھانپنے کی کوشش کرتے رہے ہیں مگر وہ اس الٰہی نور کی شعاعوں کو نہیں روک سکے اور مجددین آج بھی آفتاب نصف النہار کی طرح اسلامی تاریخ کو جگمگا رہے ہیں۔

دیگراں را نصیحت ......

ہفت روزہ پیغام صلح لکھتا ہے:۔

"افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی رفتار ترقی کو دیکھ کر کلیسائے مسیحیت میں سخت ...... تزلزل پیدا ہو چکا ہے اور اب مختلف مسیحی فرقوں سے تعلق رکھنے والے کلیسائی اس کوشش میں ہیں کہ ایک متحدہ محاذ بنا کر اسلام کا مقابلہ کریں۔ اس کا انکشاف نائیجیریا کے ایک اخبار ڈیلی ٹائمز مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء سے ہوتا ہے جس کا ایک تراشہ چوہدری محمد سعید صاحب بھٹہ نے ارسال کیا ہے اخبار مذکور رقمطراز ہے:۔

"نائیجیریا کے اینگلیکن، میتھوڈسٹ اور پریس بیٹیرین کلیساؤں نے اصولاً اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ وہ سب مل کر چرچ آف نائیجیریا کے نام سے ایک نیا کلیسا بنائیں، اس امر کا انکشاف لیگوس میں اینگلیکن چرچ کی صوبائی مجلس کے ایک ترجمان نے کیا ہے۔

ترجمان نے بتایا ہے کہ ایک مشترکہ کمیٹی نے کلیساؤں کے اتحاد کے امکانات پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک رپورٹ مرتب کی ہے جو لیگوس کی صوبائی مجلس میں پیش کی گئی۔

مجلس مذکور نے ایک اور رپورٹ بھی سنی جو میتھوڈسٹ چرچ ابادان کے ریورنڈ گرا سلے کی طرف سے پیش ہوئی اس رپورٹ میں ان کورسوں کا ذکر ہے جو ریورنڈ مذکور نائیجیریا کے اینگلیکن اور میتھوڈسٹ کلیساؤں کے پادریوں کو مذہب اسلام کے بنیادی علوم سے واقف کرنے کے لئے منعقد کر رہے ہیں مسٹر گرا سلے کو دو سال ہوئے اپنے معمولی فرائض سے سبکدوش کر دیا گیا تھا کہ وہ مذہب اسلام کا مطالعہ کر کے ایسے کورس مرتب کریں۔"

یہ اس مذہب کا حال ہے جس کا ایک فرقہ دوسرے فرقوں سے اس قدر بنیادی اور اصولی اختلاف رکھتا ہے کہ مسیحی کہلانے کے سوائے کوئی مشترک بات ان میں نہیں پائی جاتی۔ آج اسلام کے مقابلہ میں یہ سب اکٹھے ہو رہے ہیں لیکن مسلمان ہیں کہ تبلیغ کے میدان میں بھی معمولی فروعی اختلاف کی بناء پر باہم الجھ پڑتے اور ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے لگتے ہیں ؏

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا"

پیغام صلح کا یہ نوٹ جس پرچہ میں شائع ہوا ہے اس کے قریباً باقی تمام صفحات جماعت احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈا کے لئے وقف کئے گئے ہیں تاکہ سارے مسلمانوں میں نہ سہی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برحق ماننے والوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے۔

دیگراں را نصیحت ......

سالانہ اجتماع انصار اللہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ اس مبارک اجتماع پر گزشتہ مساعی کا جائزہ لیکر نئے سال کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا جائے گا۔ لہٰذا جملہ مجالس کے عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے مرکز کی طرف سے جاری کردہ سالانہ ہدایات کی روشنی میں اپنی اپنی مساعی کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس کو اجتماع سے قبل پورا کرنے کی سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث الرسول

قرآن اور سنت رسولؐ کی فضیلت

از مکرم شیخ نذیر احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

عن مالك انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنة نبيه (موطا امام مالک)

ترجمہ۔ حضرت مالک روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دو باتیں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں پر استقلال سے ہمیشہ عمل کرتے رہوگے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے (۱) ایک خدا تعالےٰ کی کتاب (۲) اور دوسری سنت نبوی۔

تشریح۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفات سے چند لمحات پہلے بعض صحابہ حاضر ہوکر عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ کوئی نصیحت فرمایئے حضور کی زبان مبارک پر اس وقت بار بار الی الرفیق الاعلیٰ کے کلمات کا ورد تھا یعنی میں اب خدا تعالےٰ کے حضور جا رہا ہوں۔ اصحاب کرام کے اس وفد کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں اور آنسوؤں کے ساتھ فرمایا کہ میں تو اب آپ سے رخصت ہوکر خدا تعالےٰ کے حضور جا رہا ہوں۔ خدا تعالےٰ نے دعویٰ نبوت کے دن سے وفات تک مجھ پر عظیم الشان کتاب کا نزول فرمایا۔ یہ کتاب مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کے احکام اور ارشادات کو اگر عملی جامہ پہنایا گیا تو مسلمان ہرگز صراط مستقیم سے گمراہ نہیں ہوسکتے۔

کامیابی اور کامرانی ان کے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ اغیار کی سطوت و شوکت ان کے سامنے سرنگوں ہو جائیگی۔ کیونکہ قرآن کریم عالمی اخوت اسلامیہ کا علمبردار ہے۔ یہ ایک دائمی زندہ معجزہ ہے۔ یہ وہ آسمانی مائدہ ہے جو سراسر رحمت و برکت ہے۔ زندگی کی جملہ مشکلات و پریشانیوں کا تریاق ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ کے لئے اس میں ہدایات ہیں۔ قرآن کریم ایک کامل انسان پر اتارا گیا۔ اس لئے یہ کتاب بھی ہر لحاظ سے کامل ہے۔ اس کی حفاظت خدا تعالےٰ نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین اور اسوہ حسنہ قرار دیکر ہر مسلمان کو یہ زریں سبق دیا ہے کہ تمہارے ہادی اور رہبر اعظم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کے اخلاق مجسم قرآن تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہر لحاظ سے ہمارے لئے حجت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل ہر مسلمان کے لئے حقیقی راحت اور تسکین ہے۔ مبارک ہیں وہ جو قرآن کریم اور سنت رسول پر عمل پیرا ہوکر آنحضرتؐ کی اس آخری وصیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے خدا اور اسکے رسول کی رضا کو حاصل کرتے ہیں اور دینی اور دنیوی برکات سے مالامال ہوتے ہیں کیسا ہی مبارک اور آب زر سے لکھے جانے کے قابل یہ ارشاد رسول ہے۔

درخواستِ دعا

(۱) حیدر آباد ڈویژن میں گزشتہ دنوں شدید بارش ہوتی رہی ہے۔ جس سے کسی قدر ہمارے فارمز کی فصلیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ ان دنوں چنائی کپاس زوروں پر ہو رہی ہے۔ ابھی تک آسمان ابر آلود ہے۔ اور بارش کی صورت میں کپاس کے علاوہ مکی اور مرچ کے نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔ نیز ہمارے فارمز کے اردگرد ابھی تک ٹڈی دل منڈلا رہا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم سلسلہ کی فصلوں اور پیداوار کی حفاظت کے لئے دعا فرمائیں۔ چونکہ گزشتہ سال بھی بارشوں اور ٹڈی دل کے حملہ کے باعث سلسلہ کا بہت نقصان ہوا تھا۔ اس لئے امسال دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ (وکیل الزراعت)

(۲) میرے چھوٹے بھائی محمود علی شاہ صاحب کو کراچی میں لاری کے حادثہ کی وجہ سے دائیں بازو، دائیں ٹانگ اور جسم کے دیگر حصوں میں چوٹیں آئی ہیں اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ درویشان قادیان سے ان کی صحت کے لئے ہمدردانہ دعاؤں کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ (سید جماعت علی شاہ ربوہ کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

۱۶۱

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

٭ پریس کانفرنس ٭ معززین کی مشن ہاؤس میں آمد
٭ ڈسپنسریوں کے ذریعہ خدمت خلق کا اہم کام

از مکرم چوہدری رشید الدین صاحب بی۔ اے بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

پریس کانفرنس اور پارٹیاں

جناب امیر صاحب محترم وزیر خارجہ کی دو پریس کانفرنسوں میں بھی شریک ہوئے۔ مئی میں گلڈ آف نیوز پیپر ایڈیٹرز کے سالانہ انتخابات ہوئے۔ مکرم امیر صاحب بھی ایگزیکٹو کے ایک ممبر منتخب ہوئے۔ کنگز کالج (جو کہ ملک بھر میں بہترین درسگاہ سمجھی جاتی ہے) ہمارے ایک مقامی احمدی دوست جناب ایس۔ بی۔ گیوا پڑھاتے ہیں۔ ان کی وساطت سے ہائر کلاسز کے طلباء کو مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ بہت سے طلباء تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب نے انہیں احمدیہ مشن سے تفصیلاً روشناس کرایا۔ اور مختلف رنگ میں جماعت کی ان خدمات کا ذکر کیا۔ جو وہ اسلام کے لئے تمام دنیا میں بجا لارہی ہے۔ بعد ازاں طلباء کو احمدیت اور اسلام کے متعلق سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ رخصت سے قبل انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔

یہاں مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج میں ہمارے ایک پاکستانی احمدی بھائی جناب چوہدری عبد المجید صاحب بھٹی پرنسپل ہیں۔ امسال اللہ تعالےٰ نے انہیں چار بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا۔ اس بچہ کے عقیقہ کے موقعہ پر بھٹی صاحب نے بہت سے سرکردہ اصحاب کو ملاکر مذہبی گفتگو کی ایک بہت اچھی تقریب پیدا کردی۔ محکمہ تعلیم کے افسران اور تعلیمی اداروں جات کے ہیڈز کے علاوہ بعض دیگر اہم شخصیات نے بھی اس تقریب میں شرکت کی اور ہمیں ان سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ ایک انگریز ماہر تعلیم مسٹر Too Good اصل وقت سے تھوڑی دیر پہلے ہی تشریف لے آئے۔ اس وقت ہم نماز عصر کی تیاری کر رہے تھے۔ انہوں نے بڑی دلچسپی اور غور سے ہمیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور ہر حرکت نوٹ کی۔ بعد ازاں نماز کی غرض اور طریق کار کے متعلق انہوں نے بہت سے سوال دریافت فرمائے۔ اور اس سادہ طریق عبادت سے بہت متاثر ہوئے

سینیگال کے یوم آزادی کی تقریب میں بھی ہم شریک ہوئے۔ بہت سے احباب سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ اردن کے اسلامی تعلیمات میں دلچسپی رکھنے والے سفیر جناب شریف کامل صاحب سے بھی گفتگو کا اتفاق ہوا۔ بات چیت کے دوران انہوں نے احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ جناب سفیر صاحب موصوف کو ضروری کتب پیش کی گئیں۔

معززین کی مشن ہاؤس میں آمد

اس عرصہ میں کئی معززین مشن کے متعلق معلومات حاصل کرنے یا بطور مہمان تشریف لائے۔ جناب ریورنڈ ہیرلڈ فلر Rev. Harald Fuller جو مغربی افریقہ میں عیسائیوں کی ایک بہت بڑی تنظیم کے ہیڈ ہیں۔ دو دفعہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور گفتگو فرماتے رہے جناب فلر صاحب مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے پرانے واقف ہیں۔

مصری سفارت خانہ کے پریس آفیسر اور کلچرل اٹیچی جناب ڈاکٹر تمام صاحب لیگوس میں ہمارا اسکول دیکھنے کے بعد مشن ہاؤس تشریف لائے۔ معززین کی آمد کے سلسلہ میں مشہور سائنسدان احمدی نوجوان جناب پروفیسر عبد السلام صاحب کی تشریف آوری خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ گھانا میں عالمی سائنسدانوں کی کانفرنس "World without Bomb" میں شرکت کے بعد واپس لنڈن تشریف لے جاتے ہوئے ۶، ۷ گھنٹے لیگوس میں ٹھہرے ایئرپورٹ سے آپ پاکستانی ہائی کمشنر جناب خواجہ شہاب الدین صاحب کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں ٹھہرنے کے بعد مشن ہاؤس تشریف لے آئے رات کے کھانے سے فارغ ہوکر جناب پروفیسر صاحب نے مکرم امیر صاحب جناب ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب اور خاکسار کے ہمراہ لیگوس کی بعض چیدہ جگہوں کی سیر کی۔ رات دو بجے ایئرپورٹ پر ہم نے انہیں الوداع کہا۔

جناب پروفیسر صاحب موصوف افریقی ممالک، اور لوگوں کے حالات اور طور طریقے معلوم کرنے کی بہت خواہش رکھتے ہیں۔ آپ ان ممالک کی تیز رفتار ترقی سے بہت متاثر تھے۔ آپ نے کہا کہ افریقہ سے باہر لوگوں کا افریقہ کے متعلق تصور کچھ بہت عجیب و غریب سا ہے جو اصل حالات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ لوگ یہاں آنے سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ ان کے سب خدشات بے جا ہیں۔ آپ نے اس بات پر بہت زور دیا کہ پاکستانی اصحاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہاں آنا چاہیئے۔ جناب پروفیسر صاحب نے اس خیال کا اظہار فرمایا کہ ان ممالک میں ملازمت اور تجارت کے بہت اچھے مواقع ہیں اور ہمارے لوگوں کو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور باہمی میل جول سے افریقی باشندوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

یوم خلافت پر دیگر جلسے

مرکز کی ہدایت کے مطابق یوم خلافت منانے کے لئے مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کے بعد جناب I.D Olakadana سیکرٹری مال نائیجیریا مشن نے خلافت کی برکات پر تقریر فرمائی آپ کے بعد جناب امیر صاحب مکرم نے اپنی تفصیلی تقریر میں خلافت کی ضرورت اور احمدیہ خلافت کی تاریخ کے متعلق بہت سی مفید باتیں بیان فرمائیں اور احباب میں خلافت سے وابستہ رہیں اور اس کو قائم رکھنے کے لئے جدوجہد جاری رکھیں۔

یہاں کے تمام مسلمانوں نے مل کر کامن ویلتھ یوتھ سنڈے منایا۔ اس میں ہم نے بھی شرکت کی۔ مسلم کالج کے ایک جلسہ میں مکرم امیر صاحب نے ایک لیکچر دیا۔ آپ نے کنگز کالج میں منعقدہ ایک مجلس مذاکرہ میں شرکت کی اور بعض مسائل کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ پیش کیا۔ اسی طرح تعلیمی اداروں جات کی بعض اور تقریبات میں بھی ہم نے شرکت کی۔

احمدیہ ڈسپنسریاں

جیسا کہ احباب کو علم ہے اس وقت نائیجیریا میں خدا تعالےٰ کے فضل و احسان سے دو احمدیہ ڈسپنسریاں کامیابی کے ساتھ خدمتِ خلق میں مصروف ہیں۔ لیگوس ڈسپنسری کے انچارج جناب کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب ہیں۔ جو بڑی خوبی سے اپنے کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ دن بدن مریضوں کی تعداد جو علاج کی خاطر آتے ہیں بڑھ رہی ہے۔

اور یہاں آکر خوشی محسوس کرتے ہیں کہ انہیں اچھا علاج میسر آتا ہے اور عام ڈاکٹروں کی بھاری فیسوں سے بھی نجات ملتی ہے کانو شہر کی ڈسپنسری کے متعلق مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایم بی بی ایس نے اطلاع دی ہے کہ وہاں آج کل ہر ماہ مریضوں کی تعداد ہزار سے اوپر ہوتی ہے۔ اس طرح انہیں عوام کی خدمت کا بہت موقع مل رہا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو اس لائن میں بھی زیادہ سے زیادہ ترقی دے۔ تاکہ یہ کام ہر ملک میں وسیع پیمانہ پر جاری ہو۔ اور لوگوں کو روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج بھی بآسانی میسر ہو

شمالی نائیجیریا مشن

اس مشن کے انچارج مکرم الحاج فیض الحق خاں صاحب ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار نومبر ۱۹۶۱ء میں نائیجیریا آیا تھا اور ۱۹۶۲ء کے شروع میں شمالی نائیجیریا میں متعین ہوا۔ اس ریجن میں ہمارے مشن کا ہیڈ کوارٹر Kano ہے جو ملک کا تیسرا بڑا شہر اور علاوہ تجارتی مرکز ہونے کے بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ریجن کے بڑے بڑے شہروں میں جماعتیں قائم ہیں۔ اور جماعت کی اپنی مساجد اور کئی جگہ مشن ہاؤسز بھی ہیں۔ احمدیوں کی سب سے زیادہ تعداد کانو میں ہے۔ یہاں ایک بڑی مسجد ہے۔ وسیع مشن ہاؤس ہے۔ جس میں حال ہی میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کی نگرانی میں ایک ہسپتال کا اجرا کیا گیا ہے جو خدا کے فضل سے بہت قبول ہوا ہے اور دن بدن ترقی کر رہا ہے۔

دورے

رمضان شریف کے بعد خاکسار ریجن کی جماعتوں کے دورہ کے لئے روانہ ہوا پہلے زاریہ (Zaria) پہنچا دوستوں کے مشورہ سے مغرب عشاء کی نماز کے درمیان ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس اور صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس شروع کر دیا دوست ان درسوں میں بہت دلچسپی لیتے رہے اور عموماً درس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ جس سے بعض بچوں اور مستورات نے یسرنا القرآن بھی شروع کیا۔ میری تحریک پر یہاں پہلے صرف چھ پرچے TRUTH کے آتے تھے اب ۲۰ پرچے منگوانے کا انتظام ہو گیا ہے وسط اپریل میں زاریہ سے کینچان Kafanchan آ گیا۔ یہاں چھوٹی سی مگر مخلص جماعت ہے اور کرایہ کے مکان میں نمازوں کا انتظام تھا۔ میں نے تحریک کی کہ موزوں جگہ خرید کر جلد مسجد بنائی جائے سو خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک پلاٹ خرید کر عارضی مسجد بنائی گئی ہے۔

جون کے شروع میں Jos جوس آ گیا یہ پہاڑی مقام ہے۔ یورپین کثرت سے یہاں ہیں سطح سمندر سے ۴۰۰۰ فٹ بلند ہے خوب بارش ہوتی ہے اور موسم خوشگوار ہے۔ سارا علاقہ نہایت سرسبز اور قابل دید۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ایک وسیع مسجد ہے مگر شہر سے باہر۔ اس لئے جماعت شہر کے اندر ایک مسجد تعمیر کرنے کی فکر میں ہے

تربیت

تمام جماعتوں میں تربیت پر زیادہ زور دیا گیا اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ دوستوں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اخلاص ہے۔ کئی ایک تحفے دیا کرتے ہیں اور نہایت محبت اور اخلاص سے پیش آتے ہیں۔

اشاعت لٹریچر

گو بعض دفعہ لٹریچر مفت بھی تقسیم کیا جاتا ہے مگر زیادہ تر لٹریچر فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے -/۵ پونڈ کے قریب لٹریچر فروخت ہوا۔

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ میں چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ان میں ایک عیسائی خاتون بھی تھی۔

خاکسار ربوہ ایک لمبا عرصہ ملازمت میں گزارنے کے تبلیغ کے میدان میں ایک مبتدی تھا مگر پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا خواہ مقابل میں کوئی ہو کہ گفتگو میں خواہ کسی مسئلہ پر ہو شرمندہ ہونا پڑا ہو۔ پھر ان دور دراز ممالک میں بھی خدا تعالیٰ نے ایسے بے لوث محبت کرنے والے افراد ملا دیئے جنہوں نے عزیزوں کی طرح سے ہمدردی اور سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

درخواست دعا

آخر میں احباب سے عاجزانہ استدعا ہے کہ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں صحیح طور پر خدمت دین کی توفیق عطا فرماوے اور ہماری صحیح رہنمائی فرماوے اور ہم کو ہر قسم کے ابتلا سے محفوظ رکھے۔ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے مولا کریم ہماری ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام بہاراں کب آئے

پھر دیکھیں گلشن والوں کو پیغام بہاراں کب آئے
ان درد کے ماروں کی خاطر وہ درد کا درماں کب آئے
کیا حال نصیب عنادل کی ہے حالت یہ تو خدا جانے
سب آس لگائے بیٹھے ہیں وہ جانِ گلستاں کب آئے
ہر طرف اداسی چھائی ہے ہر طرف اندھیرا پھیلا ہے
وہ صورتِ انور کب آئے وہ شمع فروزاں کب آئے
جو کچھ بھی گذرتی ہے دل پر وہ دیوانے ہی جانیں ہیں
مضطر ہیں کہ جام و سبو لے کر وہ ساقی مستاں کب آئے
ہر لمحہ شاق گذرتا ہے ہر محفل سُونی سُونی ہے
ہر شئے کے لبوں پر ہے یہ صدا وہ روحِ شبستاں کب آئے

(ذوالفقار احمد اختر بہاولپوری)

اپنے بچے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھجوائیے

(ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے)

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بچے قوم کی امیدوں کا مرکز ہوتے ہیں یہی نوخیز نسل اپنے وقت پر قوم کے عظیم بوجھ کو کندھا دینے کے لئے آگے بڑھتی ہے ہر زندہ قوم کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی آئندہ نسل قومی پروگرام کو جاری و ساری رکھ کر اپنے آباؤ واجداد کے نام کو زندہ و تابندہ رکھے۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر کام کو کرنے کے لئے مناسب تربیت کی ضرورت ہوتی ہے بچپن اور نوجوانی کی عمر میں انسان کے کردار اور شخصیت کا خاکہ اور سانچہ تیار ہوتا ہے اگر تربیت کے وقت دینی اخلاقی علمی اور عملی گوشوں کی طرف مناسب توجہ مبذول نہ کی جائے تو کردار اور شخصیت کی تعمیر غیر متوازن ہو جاتی ہے اس لئے قوموں کی زندگی کی نازک ترین کام اگلی نسل کی جامع تربیت ہے یہی وجہ ہے کہ ہر زندہ قوم آئندہ نسل کی تربیت کو خاص اہمیت دیتی ہے اس اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر نئی نسل کو "قوم کی امانت" کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے اور اس میں قطعًا مبالغہ نہیں کہ بچے قوم کی امانت ہوتے ہیں۔

امانت کے متعلق اسلامی تعلیم یہی ہے

ان اللہ یامرکم ان

تؤدوا الامانات الی اھلھا

امانتوں کو ان کے اہل ہاتھوں میں پہنچاؤ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس قومی امانت کو قومی سکول کی آغوش میں پرورش پانے کے لئے ربوہ بھجوائیں تا وہ اس سکول میں تعلیم حاصل کریں اور سکول کے دینی تعلیم کے پروگرام اور ربوہ کے دینی ماحول سے متاثر ہو کر دنیوی علوم کی تحصیل کے ساتھ ساتھ دینی تربیت سے بھی بہرہ ور ہوتے رہیں۔

تعلیم الاسلام سکول کو ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی تجارتی غرض کے لئے جاری نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ کا مقصد وحید یہی تھا کہ قوم کی "امانت" کی صحیح اور مناسب تربیت کی جا سکے موجودہ علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ دینی اور اخلاقی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جائے تا اس ادارے کے تربیت یافتہ طلبہ اسلام اور احمدیت کے نور کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔

حضرت اقدس کے اپنے مقدس الفاظ میں:

"اس لئے میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعے اسلامی روشنی ملک میں پھیلاؤں اور جس طریق سے میں اس خدمت کو انجام دونگا میرے نزدیک دوسروں سے یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفان ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادہ میں میری مدد کرے"۔

(اشتہار ۱۵ ستمبر ۱۸۹۷ء)

اور یہ حقیقت ہے کہ اس زمانے میں "خدمت اسلام" کا کام جس طرح تعلیم الاسلام سکول کے فارغ التحصیل طلبہ نے کیا ہے اور دنیا کے کسی بھی تعلیمی ادارے سے نہیں بن پڑا جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی کوششوں میں اس ادارے کے تربیت یافتہ طلبہ کا خاص حصہ ہے!

آج کل اکثر یہ شکایت سننے میں آتی ہے کہ طلبہ میں بے راہ روی کا مادہ تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے اور وہ ہر قسم کی قید کو توڑنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں یہ یورپ سے آنے والی ہوا کا اثر ہے ـــــ جو اخلاقی اور روحانی بیماریوں کے جراثیموں سے بھری ہوئی ہے! یہ سب کچھ موزوں مذہبی دینی اور اخلاقی تربیت کی کمی کا نتیجہ ہے اور کچھ ماحول کے اثرات کا ربوہ کا ماحول اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت پرسکون اور پاکیزہ ہے۔ دوسرے شہروں کے شور و شغب اور گمراہ کن اثرات سے پاک ہے اور پھر سکول میں مروجہ علوم کی تدریس کیساتھ ساتھ مناسب دینی تعلیم کا بھی اہتمام ہے جو اس سکول کی بنیادی غرض ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہر وقت منتظمان مدرسہ کے پیش نظر رہتے ہیں۔

"ہمارا یہ سکول اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے طلبہ کو دین کی تعلیم دی جاتی ہے اس سکول کا نام ہی تعلیم الاسلام ہے اور اس غرض کے ماتحت طلبہ کو یہاں تعلیم دی جاتی ہے پس مقدم چیز یہی ہے کہ جو لڑکے باہر سے یہاں آتے ہیں وہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں پھر اس کے مطالب کو سمجھیں اور اسلام کی زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں"۔ (الفضل ۲۳/۵/۵۵ء)

"آپ کا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا) منشاء یہ تھا کہ اس جگہ ایسے طالب علم پیدا کئے جائیں جو یورپ سے آنے والی وباؤں کا مقابلہ کر سکیں اور اسلام کا مقصد ایسے طریق پر سمجھیں کہ اس کے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں انھیں دور کر کے اسلام کی قدر و محبت لوگوں کے دلوں میں قائم کر سکیں"

"(الفضل ۹ جون ۱۹۳۲ء)

اگر آپ کے ہونہار نونہال، ہاں وہ آپ کے خوش قسمت بچے جو قوم کی امیدوں اور نیک تمناؤں کا مرکز ہیں۔ قوم کے مرکز میں قوم کے مرکزی سکول میں آکر تعلیم حاصل کریں تو موثر تدریس، موزوں اخلاقی تربیت اور مناسب دینی تعلیم سے ان کی شخصیت کردار اور سیرت کی بہترین تشکیل ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

سکول کے متعلق افسران کے خوش کن ریمارکس کئی مرتبہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں جو خامیاں ہیں ارباب بست و کشاد انھیں دور کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں آٹھویں اور نویں جماعت میں اب بھی مزید گنجائش ہے بورڈنگ ہاؤس کی آسائش بھی فراہم ہے احباب جماعت تکلیف اٹھا کر بھی اپنے نونہالوں کو یہاں بھجوائیں، صدر انجمن احمدیہ حضرت اقدس کی اس یادگار پر زرکثیر صرف کر رہی ہے اس قومی منصوبے سے آپ بھی پورا پورا فائدہ اٹھائیں اس اپیل کو میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ درج کر کے ختم کرتا ہوں۔

"اس (سکول) کی بنیاد اس شخص نے رکھی ہے جو خدا کی طرف سے تمام روئے زمین کے واسطے ہیڈ ماسٹر بلکہ ایک ہی ماسٹر بنا کر بھیجا گیا یہ مدرسہ تمام دنیا کے مدارس پر فوقیت رکھتا ہے مبارک ہیں وہ بچے جو اس میں تعلیم پائیں اور مبارک ہیں وہ باپ جن کی اولاد اس میں تعلیم پائے"

(ہیڈ ماسٹر سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقف جدید اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد:-

"آثار بتا رہے ہیں کہ تحریک وقف جدید کا مستقبل انشاء اللہ بہت شاندار ہوگا دوست اس تحریک کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں اور ایک دوسرے کو اس میں شامل ہونے کی تحریک بھی کرتے رہیں" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ فروری ۵۸ء)

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

امتحان راہِ ایمان

برائے ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان راہ ایمان ۲۳ ستمبر کو ہو رہا ہے اس کے لئے ۱۸ ستمبر کو راہ ایمان کا پرچہ لجنات کو بھیج دیا گیا ہے۔ جو بچیاں پچھلے سال امتحان میں شریک نہ ہو سکی تھیں وہ ضرور امتحان دیں، دس سال سے کم عمر کی بچیاں پہلے حصہ کا اور گیارہ سے سولہ سال تک کی لڑکیاں ساری کتاب کا امتحان دیں گی حل شدہ پرچہ جات فورًا ارسال کر دیئے ہیں کیونکہ ہفتہ عشرہ میں ہم نے نتیجہ انشاء اللہ تعالیٰ تیار کرنا ہے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ والدہ مبشر احمد صاحب ملتان شہر سے تحریر فرماتی ہیں:-

"عزیزم مبشر احمد کا بخار اتر گیا تھا لیکن پانچ دن ہوئے اسے پھر بخار ہو گیا ہے۔ بخار اترا ابھی نہیں عزیز بے حد کمزور ہے"

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مبشر احمد کو اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل دے کر صحت اور تندرستی والی لمبی عمر کے ساتھ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (آمین)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۲۔

میری بیوی کو دو تین یوم سے بے ہوشی کے سخت اور طویل دورے پڑنے شروع ہو گئے ہیں میری اپنی صحت بھی کافی کمزور ہے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی التجا ہے"

(ڈاکٹر عبدالستار شاہ پنشنر دارالرحمت غربی ربوہ)

۳۔ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب تقریبًا ایک ماہ سے لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ان کا اپریشن ہوا ہے احباب سے صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے"

یورپ کی مشترکہ منڈی کیا ہے

یورپی اقوام کی مشترکہ منڈی آج کل ایشیا اور افریقہ کے سیاسی حلقوں کا خاص موضوع سخن بنی ہوئی ہے یورپی اقوام اپنی مشترکہ منڈی کو عظیم تر یورپ کا پیش خیمہ قرار دیتی ہیں اور مشرق کے پس ماندہ ممالک اس کو مغربی استعماریت کی ایک نئی صورت سمجھتے ہیں برطانوی دولت مشترکہ کے ملکوں میں بالخصوص اس منڈی کی وجہ سے بڑی تشویش اور پریشانی کا اظہار کیا جا رہا ہے ذیل کے سطور میں یورپی مشترکہ منڈی (یورپین کامن مارکیٹ) کے پس منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس منڈی کا تصور کس نے پیش کیا اور کن مراحل سے گذر کر وہ موجودہ ڈھانچہ تک پہنچا ہے اور یہ بھی اس منڈی کے یورپ اور غیر یورپی ممالک پر کیا اثرات مترتب ہوں گے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانس کے ایک بوڑھے مدبر کا نام جین مونیٹ ہے۔ مونیٹ اس دور کی تاریخی شخصیت ہے وہ ۳۱ سال کی عمر میں لیگ آف نیشنز کا سیکرٹری جنرل تھا ۱۹۳۸ء اور ۱۹۳۰ء کے درمیان وہ ایک بین الاقوامی سرمایہ کار اور بنک کار تھا دوسری جنگ عظیم میں اسی نے تحریک کی تھی کہ برطانیہ اور فرانس کی ایک مشترکہ یونین قائم ہونی چاہیئے اس تحریک نے اتنا اثر پیدا کیا ہے کہ برطانوی دارالعوام نے "یونین" کی قرارداد منظور کر کے فرانس کو اس کی پیش کش کر دی برطانیہ اور امریکہ کے "لینڈ لیز" پروگرام کے پیچھے بھی اسی کا ذہن کام کر رہا تھا اور جنگ عظیم کے اختتام پر شکست خوردہ فرانس کو اقتصادی طور پر دوبارہ زندگی عطا کرنے کے لئے جدوجہد شروع ہوئی اس کا کرتا دھرتا بھی جین مونیٹ ہی تھا۔

یہی شخص دراصل اس یورپی مشترکہ منڈی کا موجد ہے جو ممکن ہے یورپی اقوام کو اقتصادی اعتبار سے مضبوط بنا دے گر پس ماندہ ممالک مشترکہ منڈی کا نوالہ بن کر رہ جائیں گے مونیٹ کے ذہن میں منڈی کا خیال ۱۹۵۰ء میں آیا اس وقت سے اب تک یہ بوڑھا مدبر یورپی ممالک کے دارالحکومتوں میں گھوم پھر کر سیاستدانوں اور تجارتی ماہرین کو یہ یقین دلانے میں مصروف ہے کہ یورپ کی عظمت مشترکہ منڈی کے بغیر برقرار نہیں رہ سکتی مونیٹ کی طویل جدوجہد کے بعد اب مشترکہ منڈی کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا نظر آ رہا ہے اس وقت منڈی کے ارکان یہ ممالک ہیں:۔

فرانس، مغربی جرمنی۔ اٹلی۔ بلجیئم ہالینڈ اور لگزمبرگ۔ ان ممالک کی اکثریت ماضی میں کبھی ایک دوسرے کی ہم خیال نہیں ہوئی بلکہ ان کی تاریخ باہمی نفرت رقابت ایک دوسرے پر شک، شبہ اور خونریزی کی داستانوں سے بھری پڑی ہے مشترکہ منڈی نے پہلی بار ان کے درمیان یگانگت اور تعاون کی فضا پیدا کرنی شروع کی ہے اس منڈی کا مقصد ابتداً یورپ کو اقتصادی طور پر مضبوط اور طاقتور بنانا اور انجام کار سیاسی اکائی میں تبدیل کرنا ہے سارے متوقع نتائج حاصل ہوتے ہیں یا نہیں؟

یہ الگ سوال ہے البتہ یہ تجارتی اتحاد و ادغام جتنے وقت تک برقرار رہے گا عالمی اقتصادیات کے لئے ایک مینار عظمت بنا رہے گا یورپی مشترکہ منڈی کے خالق مونیٹ نے منڈی کی افادیت کے بارے میں دلائل کا ایک مضبوط قلعہ تعمیر کر رکھا ہے وہ کہتا ہے کہ تہذیبی ارتقاء کا عمل بھی تو آخر کوئی چیز ہے، مادی حالات آئے دن نئی ضروریات اور مسائل پیدا کرتے رہتے ہیں اور ان کے لئے انسان نئے قوانین اور ضابطے بنا کر اپنے اوپر نافذ کرتا رہتا ہے یہ قواعد و ضوابط انسان کی فطرت بدلنے پر قادر نہیں ہوتے مگر انھیں اپنانے کے بعد انسانوں کے باہمی سلوک میں ضرور تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے نئے ضابطے جو نئے مسائل پیدا کرتے ہیں ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انسانی طاقت بھی میدان عمل میں آتی ہے اور وہ مسائل جو ایک وقت بظاہر ناقابل حل معلوم ہوتے ہیں دیکھتے دیکھتے ہو جاتے ہیں۔

مشترکہ منڈی کی افادیت

مونیٹ کہتا ہے کہ مشترکہ منڈی کے ذریعے فرانس، مغربی جرمنی، بلجیئم۔ اٹلی، ہالینڈ اور لگزمبرگ اقتصادی اعتبار سے ایک وحدت بن رہے ہیں پھر اقتصادی افادیت تو اس کا محض ایک پہلو ہے انجام کار یہ منڈی ایک نیا یورپ تعمیر کرے گی۔

مشترکہ منڈی کب سے کام کر رہی ہے

اس سوال کا جواب مونیٹ ہی کی زبان سے سنیئے:۔

۱۹۵۷ء میں روم میں مذکورہ بالا چھ اقوام کے نمائندوں نے ایک معاہدہ پر دستخط کر کے یورپی اقتصادی برادری (یورپین اکنامک کمیونٹی) قائم کی جو اب یورپی مشترکہ منڈی کے نام سے جانی جاتی ہے اس معاہدہ میں جو متعدد دفعات شامل تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ممبر ممالک رفتہ رفتہ ایک دوسرے کے درمیان ہونے والی تجارت پر سے محصول ختم کر دیں گے اس طرح ممبر ممالک کا کاروباری طبقہ مشترکہ منڈی کے دائرہ میں خارجین کی تلاش کے لئے مقابلہ کریں گے اور تجارت اور کاروبار کو فروغ حاصل ہو گا۔ روم کے معاہدہ میں رفتہ رفتہ محصول کم کرنے اور مشترکہ منڈی کے اندر تجارتی پالیسیوں کو زیادہ سے زیادہ یکساں خطوط پر چلانے کے لئے تین مراحل متعین کئے گئے ہیں پہلا مرحلہ ۱۹۵۸ء سے شروع ہوا اور پچھلے سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہوا طے شدہ پروگرام اور پالیسی کے مطابق اس مدت میں تمام ممبر ممالک کو باہمی درآمدات پر سے ۲۵ فیصد محصول ختم کرنا تھا دوسرا مرحلہ ۱۹۶۵ء میں ختم ہو گا۔ اس دوران محصولات میں مزید ۲۵ فیصد تخفیف کی جائے گی۔ آخری مرحلہ ۱۹۶۹ء میں ختم ہو گا اور اس کے ساتھ باقی پچاس فیصد محصولات بھی ختم ہو جائیں گے ان درآمدی پابندیوں کو رفع کرنے کے علاوہ مشترکہ منڈی کا ادارہ ان ممالک کی متعدد دوسری پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی جدوجہد میں بھی مصروف ہے مثال کے طور پر زرعی پالیسی پیش کی جا سکتی ہے یورپ میں امریکہ کی طرح کسی مشترکہ زرعی پالیسی کا مربوط خاکہ تیار کرنا آسان نہیں ہے جنگ عظیم ثانی کے بعد سے یورپی اقوام کبھی اس مسئلہ پر متفق الرائے نہیں ہوئیں مگر حال ہی میں مشترکہ منڈی کے ادارہ نے بنیادی طور پر زرعی پالیسی میں یکسانیت پیدا کرنے کے مسئلہ پر اتفاق کر لیا ہے اور اب ایک متفق علیہ پالیسی پر عمل پیرا ہونے کا منصوبہ تیار ہو رہا ہے مشترکہ منڈی کے ممبر ممالک اس فیصلے کو یورپ کے سیاسی اور اقتصادی اتحاد کا پیش خیمہ تصور کرتے ہیں۔

جین مونیٹ نے بتایا ہے کہ یورپی مشترکہ منڈی اپنے پروگراموں پر توقع سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ عمل کر رہی ہے مثلاً اس کا خیال ہے کہ اس سال نصف تجارتی پابندیاں ختم ہو جائیں گی حالانکہ پروگرام کے مطابق انھیں ۱۹۶۵ء میں ختم ہونا چاہیئے تھا اسی طرح باقی نصف بھی ۱۹۶۶ء تک ختم ہو جانے کی توقع ہے یعنی مقررہ وقت سے ۳ برس پہلے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت مشترکہ منڈی کے منصوبہ پر بڑی تیز رفتاری کے ساتھ عمل ہو رہا ہے۔

مشترکہ منڈی کے اثرات

جین مونیٹ کہتا ہے کہ جب سے مشترکہ منڈی کا منصوبہ زیر عمل ہے یورپ کے ممبر ممالک کے مابین تجارت کا فروغ ریکارڈ کی حد تک پہنچ گیا ہے اور ان ملکوں کی مصنوعات ان کے ۱۷ کروڑ باشندوں کے درمیان بے حد مقبول ہوتی جا رہی ہیں پچھلے سال پیرس میں مشترکہ منڈی کے ممبروں کی مصنوعات ایک نمائش منعقد ہوئی تھی جس میں یہ دکھایا گیا تھا کہ مشترکہ منڈی کے منصوبہ نے کس طرح عام صارفین کو کم قیمت پر بہتر مصنوعات مہیا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے مصنوعات کی کوالٹی اور ڈیزائن ۱۹۵۸ء کے مقابلہ میں بہت زیادہ کم تھیں،

چندہ ناصرات الاحمدیہ

اس سال چندہ ناصرات الاحمدیہ بہت کم وصول ہوا ہے مہربانی فرما کر ۲۵ ستمبر ۶۲ء تک اپنی ناصرات کا چندہ زیادہ سے زیادہ وصول کر کے بھجوا دیں

۲۔ ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کے لئے چندہ بھی بہت جلد بھجوا دیا جائے جیسا کہ پہلے اعلانات میں کہا گیا ہے کہ ہر بچی سے حسب استطاعت وصول کیا جائے اور کم از کم ایک آنہ ضروری ہے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

ایک لاکھ روپیہ ۱۰۰۰۰۰ کے ٹھیکوں کی فوری ضرورت ہے معقول شرح پر نقد معاوضہ حاصل کریں۔ علاوہ ازیں بیس ہزار یونٹ کی بھی ضرورت ہے۔

نیز لائل پور شہر میں ایک عدد کوٹھی چار عدد مکانات پختہ، دو عدد دکانات ایک کارخانہ برائے فروخت موجود ہے چند باموقع دکانیں کرایہ پر بھی مل سکتی ہیں، خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود ملیں،

نعیم اینڈ کمپنی، پراپرٹی ڈیلرز

شیخ گلاتھ مارکیٹ کمرہ نمبر ۱۵ (بالائی منزل) ریل بازار لائل پور

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد یا اس سے زائد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں اپنی اور اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۱۔ مکرم خان صفدر علی خان صاحب　کراچی ۳ ... ـــ ... ۳۰۰
۲۔ مکرم مہر نور سلطان صاحب ایڈوکیٹ جھنگ مگھیانہ منجانب مرحومین ... ـــ ۴۸۰
۳۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ " " ... ـــ ... ۳۰۰
۴۔ " " " منجانب مریم بیگم مرحومہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ ... ـــ ... ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر) میں پروگرام کا ایک حصہ شوریٰ کے لئے مخصوص ہے جس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔ قواعد کے لحاظ سے ہر بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور زعیم۔ زعیم اعلیٰ۔ ناظم ضلع اور ناظم اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ عہدیداران انصار اللہ سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر جلد نمائندگان کے اسماء سے مطلع فرما دیں۔ نمائندگان کی اطلاع مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء مقرر ہے　(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مساجد کا خیال رکھنے کی برکات

ایک احمدی بچی کے مساجد ممالک بیرون کے لئے نیک عزائم

مکرم محترم جناب نثار احمد صاحب فاروقی پشاور سے اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۶۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

"میری بچی طاہرہ نسرین جس نے ۱۹۶۰ء میں پشاور یونیورسٹی سے B.S.C کا امتحان اول نمبر پر پاس کیا تھا۔ نے امسال خدا تعالےٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا سے M.S.C فزکس کا امتحان اول نمبر پر پاس کر لیا ہے۔ بلکہ ۶ نمبر سے کرنیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ الحمد للہ ... اس نے اپنے ماہوار وظیفہ کی رقم کا نصف مساجد فنڈ کو دیا تھا۔ چنانچہ اب کی دفعہ میں نے اس کو تحریک (مسجد فنڈ) کی تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں عہد کر رکھا ہے کہ ملازمت ملنے کے بعد پہلی تنخواہ میں سے وہ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ فی صدی کے حساب سے چندہ برائے مساجد بیرون پاکستان کے لئے دے گی"۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ موصوفہ کے نیک عزائم کو پورا فرماتے ہوئے انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

احمدیہ مسجد سوئٹزرلینڈ کیلئے قربانی کی تحریک پر لبیک

مکرمی چوہدری نذر محمد صاحب نذیر صدر جماعت احمدیہ رو ہڑی تحریر فرماتے ہیں:-

"۳۰ راگست کے الفضل میں خانہ خدا تعالےٰ کی تعمیر یعنی زیورک میں مسجد کے لئے کل خطبہ جمعہ میں دوستوں کو توجہ دلائی اور تحریک کی۔ جماعت تھوڑی سی ہے تاہم تقریباً -/۷۰۰ روپے کے وعدہ جات عنقریب آپ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے"۔

جماعتوں کے عہدیدار حضرات اس طرح مسجد کا خیال رکھیں تو انشاء اللہ تعالےٰ لیٹ جلد یہ کار خیر تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مطبوعات
مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

قرآن کریم (مترجم) قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر جو پڑھنے میں بہت آسان ہے ۲۰×۳۰ سائز ہدیہ مجلد -/۶ روپے

قاعدہ یسرنا القرآن مکمل بچوں کے لئے اس سے بہتر قاعدہ اور کوئی نہیں۔ ہدیہ سفید کاغذ ۱۰ ار نیوز کاغذ ۸ ر سیپارہ اول تا پنجم :- اسی طرز کتابت پر یہ سیپارے طبع شدہ ہیں ہدیہ فی سیپارہ ۸ ر

نماز مترجم عکسی ۲۴ صفحات کی خوب صورت رنگین نماز جو بلاک طباعت ہے کاغذ عمدہ سفید ہدیہ ۸ ر

تاجران کو خاص رعایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقدیر بھی عقلمند کا ساتھ دیتی ہے...

عقلمند لوگ 'ہم ارادہ ہم منزل' وہاں جا رہے ہیں... یعنی بینک... "ٹاکر" "ٹی" اور "یو" سلسلے کے انعامی بونڈ خرید لیں۔

اب تک ۳۶،۵۰،۰۰۰ روپے کے انعامات پیش کئے جا چکے ہیں آپکو بھی وہی عمدہ موقع حاصل ہے جو پہلے انعام جیتنے والوں کو تھا۔

۲۹ ستمبر بروز ہفتہ گیارہ بجے صبح سے پہلے انعامی بونڈ خریدیئے۔ تاکہ جنوری ۱۹۶۳ء کی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں۔

انعامی بونڈ

انعام حاصل کرنے کے لئے انعامی بونڈ تین مہینے تک رکھیے ہر انعامی بونڈ کیلئے ایک سال میں انعام جیتنے کے چار موقع ہیں۔ ہر سلسلے کیلئے ہر سہ ماہی قرعہ اندازی میں ۱۳۶ انعامات معین ہیں۔ ہر سلسلے کے انعامی بونڈ خریدیئے۔ اپنے بونڈ اپنے پاس رکھیئے... اور قسمت آزمائیے۔

فوراً خریدیئے

کنبہ کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچائیے • قوم کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچائیے

DFPIPB-2-U　　ADARTS

دعائے مغفرت

میری چچی صاحبہ اہلیہ محمد لطیف صاحب چڈا دیوان صاحب ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲/۹/۶۲ کو بوقت عصر فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ پابند صلوٰۃ وصوم اور مرحبیہ تھیں۔ ان کی بلندیٔ درجات کے لئے تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ احباب یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے چچا صاحب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی بیماریوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے (خاکسار عبدالمجید حافظ آباد)

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

"مجھ پر اعتماد کا اظہار کرکے دراصل پاکستان اور اہلِ پاکستان کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے"

"پاکستان نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کے مشترکہ مفاد کا دل سے خواہاں ہے"

جنرل اسمبلی کی صدارت سنبھالتے وقت مندوبین سے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا خطاب

اقوام متحدہ (نیویارک) — محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء کو اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں صدارت کا عہدہ سنبھالتے وقت اسمبلی میں شریک اقوام عالم کے مندوبین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مجھے اُس گرانبار ذمہ داری کا پورا احساس ہے جو اعتماد کا اظہار کرکے میرے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ میں پورے خلوص، عجز و انکسار اور دلی تڑپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل اور رحم سے میری راہنمائی فرمائے تاکہ میں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں اُس اعتماد کا اہل ثابت ہو سکوں جس کا آپ لوگوں نے اِس وقت اظہار کیا ہے۔

پاکستان کی عزت افزائی

آپ نے فرمایا میں اس امر کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ میری جو عزت افزائی کی گئی ہے وہ دراصل پاکستان اور اہلِ پاکستان کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے مترادف ہے۔ آپ نے کہا پاکستان کا بڑی طاقتوں میں شمار نہیں ہوتا اور نہ یہ ایک ایسا ملک ہے جو اپنی سلامتی و حفاظت اور اپنے باشندوں کی فلاح و بہبود سے بڑھ کر بحیثیت مجموعی سب کے مشترکہ مفاد کے سوا کوئی اور امتیازی خواہش یا مفاد رکھتا ہو ہم سب کا مشترکہ مفاد جس کا پاکستان دل سے خواہاں ہے یہی ہے کہ ایک ایسی دنیا معرضِ وجود میں آئے جس میں حقیقی امن کا دور دورہ اور قانون کی حکمرانی ہو تاکہ شوو منما اور ہمدردانہ تعاون کی مدد سے دنیا کے تمام علاقوں کے عوام اور ان میں کا ایک ایک فرد بالآخر اس قابل ہو جائے کہ وہ ایک زیادہ بھرپور، زیادہ خوشحال اور زیادہ پُرمسرت زندگی گزار سکے جو اُس کے ایک جائز ورثہ اور حق کی حیثیت رکھتی ہے۔

آپ نے فرمایا پاکستان نے گزشتہ سالوں میں اپنے عمل سے اقوام متحدہ کے منشور کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دینے کے علاوہ اس امر کا ثبوت بھی بہم پہنچا دیا ہے کہ منشور کے مندرجات میں جو روح اور مقصد کارفرما ہے وہ اُس کا بھی پوری طرح احترام کرنے اور پورے خلوص کے ساتھ اس کا دم بھرنے کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اُس نے اپنے طرزِ عمل اور پالیسی سے واضح طور پر ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ آزادی، وقار اور فلاح و بہبود کے معقول معیار سے متعلق تمام اقوام اور بلاشبہ تمام بنی نوع انسان کے حق پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ اصول اور مطمحِ نظر اور کرۂ ارض کے گردا گرد رہنے والے میرے کروڑوں کروڑ ہم جنس ساتھیوں کی یہ خواہش کہ ان کی اپنی زندگیوں پر بھی یہ اصول اور یہ مطمحِ نظر اثر انداز ہوں اور انہیں ایک خوشگوار تبدیلی سے ہمکنار کر دیں — وہ اُن امور کی حیثیت رکھتے ہیں جو اس منصبِ جلیلہ کی عظیم ذمہ داریوں کے تعلق میں آغاز کار ہی سے میرے قلب و ذہن پر چھائے ہوئے ہیں۔

نئے اراکین اور ان کی اہمیت

جنرل اسمبلی کے موجودہ سیشن کے سامنے سابقہ سیشن کی طرح ایک طویل اور مشکل ایجنڈا ہے۔ اگرچہ اس سیشن کا آغاز نسبتاً ایک زیادہ پُرسکون ماحول میں ہوا ہے تاہم اِس سیشن کو بہت سے اہم مسائل کا سامنا ہے ان میں سے بعض مسائل تو بنی نوع انسان اور خود اِس عالمی تنظیم کے مستقبل کے نقطۂ نگاہ سے بہت فوری نوعیت کے حامل ہیں۔ اِس موقع پر بعض نئے ممبران کی شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا ہر نئے ممبر کی شمولیت سے دنیا کا نقشہ قدرے بدل جاتا ہے اور یہ تنظیم اپنے مقصد کے ایک قدم اور قریب ہو جاتی ہے۔ وہ مقصد یہ ہے کہ یہ تنظیم صحیح معنوں میں بنی نوع انسان کے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کی صورت اختیار کر لے۔ اقوام عالم کے باہمی تعلقات میں ایک صحت مند تبدیلی رونما ہو رہی ہے تسلط اور محکومیت کی جگہ مساوات اور تعاون کا جذبہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ جن میں دوستی کا جذبہ تقویت پکڑے اور باہمی اختلاف دور ہو کر ہمدردانہ تعاون کی راہ ہموار ہو۔

(پاکستان ٹائمز ۲۰ ستمبر ۱۹۶۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جنرل اسمبلی کا صدارتی انتخاب اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان"

"امتیازی کامرانیوں سے بھرپور زندگی کی انتہائی ارفع کامیابی"

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے جنرل اسمبلی کا صدر منتخب ہونے پر "رائٹر" کی حسب ذیل خبر مندرجہ بالا عنوانات کے تحت ۲۰ ستمبر ۱۹۶۲ء کے "پاکستان ٹائمز" میں شائع ہوئی ہے:-

"اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۹ ستمبر۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جنہیں کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا ہے ایک ایسے عہدہ پر متمکن ہوئے ہیں جس کی رو سے وہ کسی بحث میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ صدر کی حیثیت میں آپ اقوام متحدہ کی ہنگامہ خیز سیاست سے بالا رہتے ہوئے ایک غیر جانبدار ثالث کے فرائض سرانجام دیں گے۔ اسمبلی کی صدارت ایک ایسی شخصیت کے حصہ میں آئی ہے جس کی قانونی اور مدبرانہ زندگی اور امتیازی کامیابیوں اور کامرانیوں کا ریکارڈ بہت شاندار ہے۔ قانونی اور مدبرانہ زندگی کی یہی کامیابیاں اور کامرانیاں تھیں جو چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو لیگ آف نیشنز اور پھر اقوام متحدہ میں پہنچانے کا موجب بنیں اور آپ عالمی عدالت میں بھی جج کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

سابق صدر ٹرومین کی طرح پاکستان کے یہ پابند وضع مستعد اور آزمودہ کار مدبر صبح کی فرحت افزا سیر کے بہت دلدادہ ہیں نیویارک کے "سنٹرل پارک" میں صبح ساڑھے سات بجے کے قریب نصف گھنٹہ سیر کرنا آپ کا روزانہ کا معمول ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ صبح کی یہ سیر آپ کو مستعد رکھنے میں بہت ممد ثابت ہوتی ہے

اسمبلی کے نئے صدر بہت سے خطابات کے حامل ہیں ۱۹۳۰ء یا اس کے معاً بعد کے زمانے میں شاہ جارج پنجم آنجہانی نے آپ کو "سر" کا خطاب عطا کیا تھا۔ لیکن جب سے پاکستان جمہوریہ بنا ہے۔ آپ نے اس خطاب کو کبھی استعمال نہیں کیا۔ آپ "چوہدری" کہلانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ ایک تکریمی لفظ ہے جو پاکستان میں زمینداروں کو مخاطب کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اسی طرح "خان" کا لفظ بھی اپنی ذات میں عزت اور تکریم پر دلالت کرتا ہے۔ آپ کو "جسٹس" کے خطاب سے بھی مخاطب کیا جا سکتا ہے کیونکہ آپ عالمی عدالت انصاف ہیگ کے نو سال تک جج رہے ہیں۔

زمانہ تعلیم کے بعد جس میں کنگز کالج کیمبرج میں حصول تعلیم کا زمانہ بھی شامل ہے آپ کی قانونی زندگی کا آغاز ۱۹۱۶ء میں ہوا۔ برطانوی ہند میں آپ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۱ء تک وائسرے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن رہے اور اسی دوران میں آپ نے لیگ آف نیشنز کے اجلاس منعقدہ ۱۹۳۹ء میں ہندوستانی وفد کی قیادت کا فرض ادا کیا۔ ۱۹۴۷ء میں آپ پاکستان کے وزیر خارجہ مقرر ہوئے اور اس وقت سے لے کر ۱۹۵۴ء تک آپ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاسوں میں اپنے ملک کے وفود کی قیادت کرتے رہے۔ ۱۹۵۴ء میں آپ عالمی عدالت انصاف کے جج منتخب ہوئے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جنرل اسمبلی کے صدارتی انتخاب میں سیلون کے جی۔ پی۔ مالا سیکیرا کے بالمقابل فیصلہ کن فتح حاصل کی۔ پروفیسر سیکیرا کو روس اور بعض غیر جانبدار ممالک کی حمایت حاصل تھی "مغربی اتحاد" کے ایک ممبر ملک کے نمائندے کی حیثیت سے پاکستانی مندوب کے متعلق پہلے ہی سے یہ گمان تھا کہ اسے برطانیہ، امریکہ اور دوسرے مغربی اتحادیوں کی پرزور حمایت حاصل ہے۔ صدارتی انتخاب خفیہ بیلٹ کے ذریعے ہوا۔"

(ترجمہ از۔ پاکستان ٹائمز ۲۰ ستمبر ۱۹۶۲ء)

درخواست دعا

عزیز عطاء الرحمان طاہر کی اکلوتی بچی بعمر ساڑھے آٹھ ماہ ۱۹/۹/۶۲ کو منٹگمری میں فوت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ بچی مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی پوتی اور ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ کی نواسی تھی۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر بھائیوں اور بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ الغنی ربوہ)

اعلان

"دفتر وقف جدید کی تعمیر عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تعمیر ٹھیکہ کے ذریعہ کروانی مطلوب ہے جس کے لئے ٹنڈر طلب کئے جائیں گے۔ جو ٹھیکیدار ان صاحبان خواہشمند ہوں وہ ۲۳ ستمبر ۶۲ء بروز اتوار بوقت ساڑھے گیارہ بجے دفتر وقف جدید میں تشریف لاکر نقشہ عمارت اور ضروری تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں"

(ناظم وقف جدید ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴